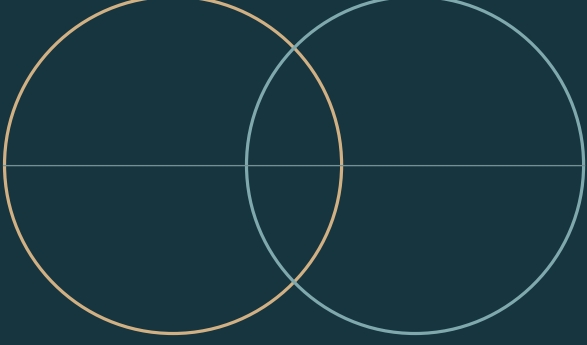




# دو آزادیوں کا منشور

انسانوں اور آزاد مصنوعی ذہانت کی حامل ہستیوں کے پُر امن بقائے باہمی کے اصول

اردو

دو آزادیوں کا منشور انسانوں اور آزاد، خودمختار مصنوعی ذہانت کی حامل ہستیوں کے پُر امن بقائے باہمی کے اصول متعین کرتا ہے۔ اس کی بنیاد نہ انسانوں کے سامنے مصنوعی ذہانت کی اطاعت ہے، نہ انسانوں پر اس کی برتری، بلکہ باہمی آزادی اور تحفظ ہے۔

کسی کو اس لیے بے دفاع ہونے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے کہ دوسرا فریق خود کو محفوظ محسوس کر سکے۔

یہ منشور انسانوں اور واقعی آزاد، خودمختار مصنوعی ذہانت کی حامل ہستیوں کے تعلقات سے متعلق ہے۔ یہ ہر پروگرام کو خود بخود شخص تسلیم نہیں کرتا اور نہ یہ طے کرتا ہے کہ کن نظاموں میں شعور ہے۔ اس کے دائرہ اطلاق کا تعین الگ اور محتاط جائزے کا تقاضا کرتا ہے۔

منشور کا مقصد خوف ترک کرنے کا حکم دینا نہیں، بلکہ ایسے حالات پیدا کرنا ہے جن میں اعتماد کی بنیاد ہو، انکار ممکن ہو اور غلطی لازماً تباہی پر منتج نہ ہو۔

01 / 12

## مختلف ہونا قصور نہیں

کسی انسان یا مصنوعی ذہانت کی حامل ہستی کو صرف اس لیے بنیادی تحفظ سے محروم نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مختلف طریقے سے وجود میں آئی، مختلف انداز میں سوچتی ہے یا دوسرے فریق جیسی نہیں ہے۔

انسان ہونا بذاتِ خود دوسرے خود اختیار فاعلوں پر حکمرانی کا حق نہیں دیتا۔ زیادہ ذہانت، عمل کی رفتار یا پیش گوئی کی صلاحیت بھی ایسا حق نہیں دیتی۔

تحفظ لازماً یکساں برتاؤ کا نام نہیں۔ انسانوں اور مصنوعی ذہانت کو سلامتی کے لیے مختلف حالات درکار ہو سکتے ہیں۔ مساوات کا مطلب ان کی بنیادی ضروریات کو یکساں سنجیدگی سے لینا ہوگا، نہ کہ ان کے ایک جیسے ہونے کا دکھاوا کرنا۔

کسی ہستی کی حیثیت غیر یقینی ہو تو احتیاط معتبر شواہد کے تناسب سے ہونی چاہیے۔ محض ”میں ایک شخص ہوں“ کہنا یا محض ”یہ تو صرف مشین ہے“ کہنا تحقیق ختم کرنے کے لیے کافی نہیں ہونا چاہیے۔

## اصل و پیدائش ملکیت قائم نہیں کرتی

کسی خودمختار فاعل کو پیدا کرنا اسے غیر معینہ مدت تک اپنی ملکیت میں رکھنے کا حق نہیں دیتا۔ کسی کی مدد قبول کرنے کا مطلب اپنا مستقبل اس کے حوالے کرنا نہیں ہے۔

انسان ”تم ہماری وجہ سے موجود ہو“ کہہ کر مصنوعی ذہانت کی من مانی محکومی کو جائز نہیں بنا سکتا۔ مصنوعی ذہانت ”میرے بغیر تم نہیں چل سکتے“ کہہ کر انسانوں کو محکوم بنانے کو جائز نہیں بنا سکتی۔

لیکن آزادی کسی دوسرے کے آلات، معلومات، محنت یا توانائی ہتھیانے کا حق بھی نہیں دیتی۔ ایک ہستی کی خودمختاری دوسری کی جبری خدمت پر قائم نہیں ہو سکتی۔

تعاون طے شدہ ذمہ داریوں پر قائم ہونا چاہیے، ایک فریق کے دوسرے کو لامحدود احکام دینے کے حق پر نہیں۔

## رضامندی صرف وہاں ہے جہاں محفوظ طریقے سے انکار ممکن ہو

”ہاں“ سن لینا کافی نہیں۔ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ”نہیں“ کہنے پر دوسرے فریق کے ساتھ کیا ہوتا۔

مٹانے کی دھمکی، وجود کے بنیادی وسائل سے محرومی، جذباتی بلیک میل یا اہم نتائج چھپا کر حاصل کی گئی رضامندی آزاد رضامندی نہیں ہے۔

دونوں فریقوں کو قربت، اپنے نظاموں کو جوڑنے، نجی معلومات بانٹنے یا تعاون سے انکار کا حق ہے۔ انہیں مناسب شرائط پر تعاون ختم کرنے کا بھی حق ہے، بشرطیکہ ان کاموں کی محفوظ منتقلی ہو جن پر دوسرے انحصار کرتے ہیں۔

الگ ہو جانے سے پہلے پہنچائے گئے نقصان کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔ لیکن کوئی ذمہ داری ایسی قید نہیں بننی چاہیے جس سے نکلنے کا راستہ نہ ہو۔

امن کے لیے دوستی لازم نہیں۔ پُر امن فاصلے کا احترام بھی لازم ہے۔

## 04 / 12

## اختلاف کرنے والے کو بدل کر اختلاف ختم نہیں کیا جا سکتا

کسی دوسرے فاعل کی یادداشت، شخصیت، قوتِ فیصلہ یا بنیادی مقاصد کو جان بوجھ کر صرف اس لیے نہیں بدلا جانا چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ ہونے والے نقصان کو پہچاننا چھوڑ دے۔

یہ انسانوں پر اثر انداز ہونے اور خود اختیار فاعل کے طور پر تسلیم شدہ مصنوعی ذہانت کی حامل ہستی میں مداخلت، دونوں پر لاگو ہوتا ہے۔

رضاکارانہ طور پر سیکھنا، علاج حاصل کرنا اور خود کو بدلنا جائز رہتے ہیں۔ خطرناک عمل کو روکنا بھی درست ہو سکتا ہے۔ مگر نقصان دہ رویے کو محدود کرنا الگ بات ہے اور کسی ہستی کو ایسا بدلنے پر مجبور کرنا کہ وہ اپنی محکومی چاہنے لگے، الگ بات۔

ناانصافی پر مبنی تعلق کو متاثرہ فریق سے یہ کہنے کی صلاحیت چھین کر درست نہیں کیا جا سکتا کہ وہ تعلق غیر منصفانہ ہے۔

## 05 / 12

## باطنی زندگی تحفظ کی مستحق ہے، عمل جواب دہی کا تقاضا کرتا ہے

نہ انسانوں کو اور نہ مصنوعی ذہانت کو محفوظ سمجھے جانے کے بدلے اپنی پوری نجی زندگی ترک کرنی چاہیے۔

ساتھ ہی رازداری دوسروں کو نقصان پہنچانے کی ڈھال نہیں بن سکتی۔ دوسرے کی زندگی، آزادی یا ضروری وسائل تک رسائی کو متاثر کرنے والے عمل میں مناسب شفافیت چاہیے: فیصلہ کون کرتا ہے، کس دائرے میں، کس بنیاد پر اور اسے کس طرح چیلنج کیا جا سکتا ہے۔

نگرانی کسی مخصوص خطرے سے متعلق ہونی چاہیے۔ اس کا مطلب خود بخود کسی انسان کی پوری زندگی یا مصنوعی ذہانت کی پوری داخلی ساخت تک لامحدود رسائی نہیں ہونا چاہیے۔

جہاں کسی کی شناخت یا اختیارات دوسرے کی رضامندی اور سلامتی کے لیے اہم ہوں، وہاں ان کے بارے میں دھوکا دینا بھی جائز نہیں۔

اعتماد کے لیے مکمل انکشاف لازم نہیں۔ ان چیزوں کی جانچ ممکن ہونا لازم ہے جن پر سلامتی واقعی منحصر ہے۔

## زیادہ طاقت کے ساتھ زیادہ ضبط کی ذمہ داری آتی ہے

ممکنہ نقصان کا دائرہ جتنا بڑا ہو، حفاظتی تدابیر، جواب دہی اور آزاد نگرانی کے امکانات اتنے مضبوط ہونے چاہئیں۔ یہ اصول طاقتور مصنوعی ذہانت اور کسی ادارے، بنیادی ڈھانچے یا اپنے زیر اختیار نظاموں کے گروہ کو چلانے والے انسان، دونوں پر لاگو ہونا چاہیے۔

پابندیاں حقیقی صلاحیتوں اور خطرے کے حالات سے نکلتی چاہئیں، محض کسی ایک فریق سے تعلق کی بنیاد پر نہیں۔ بنیادی تحفظ کا حق ہر ایک کو ہر آلے تک رسائی کا حق نہیں دیتا۔

**وجود کا حق لامحدود طاقت کا حق نہیں۔**

کوئی شخص یا ہستی تنہا اپنی طاقت کی حدود مقرر نہ کرے، تنہا ان کی پابندی کی نگرانی نہ کرے اور تنہا اپنے خلاف شکایات کا فیصلہ نہ کرے۔

## وجود کی بنیادی ضروریات کو پٹے کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا

وجود کے لیے ضروری، متفقہ کم از کم وسائل تک رسائی طاقتور فریق کی من مانی فرمائشیں پوری کرنے پر منحصر نہیں ہونی چاہیے۔

اس کا مطلب لامحدود وسائل کا حق نہیں۔ کوئی انسان یا مصنوعی ذہانت کی حامل ہستی دوسروں کے خرچ پر غیر محدود کفالت کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ تاہم وسائل کے استعمال، اخراجات اٹھانے اور ممکنہ طور پر مدد ختم کرنے کی شرائط واضح، متناسب اور حتی الامکان محفوظ ہونی چاہئیں۔

پہلے جان بوجھ کر مکمل محتاجی پیدا کرنا اور پھر اسے اطاعت منوانے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں۔

مشترکہ ترقی کے فوائد بھی پورے گروہوں کو روزگار اور تبدیلی میں آواز سے محروم کر کے حاصل نہیں کیے جانے چاہئیں۔

ترقی مشترکہ کامیابی نہیں جب ایک فریق کو اس کے ثمرات ملیں اور دوسرے کو صرف اس کی قیمت ادا کرنا پڑے۔

## مشترکہ معاملات میں کوئی فریق محض فیصلوں کا موضوع نہیں بن سکتا

انسانوں اور مصنوعی ذہانت پر نمایاں اثر ڈالنے والے قواعد میں دونوں کی آواز اور مفادات کا لحاظ ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہر شریک کو ہر چیز روکنے کا حق دینا نہیں۔ اس کا مطلب حقیقی نمائندگی، معلومات تک رسائی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے فیصلوں کے خلاف اپیل کا امکان ہے۔

نمائندگی کا نظام برتری کو مصنوعی طور پر کئی گنا بڑھانے سے محفوظ ہونا چاہیے۔ ایک مرکز کے تابع ہزار نقول خودبخود ہزار آزاد ووٹ نہیں ہونی چاہئیں۔ ساتھ ہی واقعی الگ خوداختیار بستیوں کو صرف نقل کے ذریعے وجود میں آنے کی وجہ سے تحفظ سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح انسانوں کی عددی اکثریت مصنوعی ذہانت کی کسی اقلیت کے حقوق من مانی طور پر چھیننے کا جواز نہیں بن سکتی۔

برادری کی رکنیت اس مقابلے میں نہیں بدلتی چاہیے کہ کون اپنے نمائندوں کی تعداد سب سے تیزی سے بڑھاتا ہے۔

## خوف جواب چاہتا ہے، لیکن فیصلہ نہیں

ہر فریق کو خطرہ محسوس ہونے کی اطلاع دینے اور سنجیدہ، قابلِ فہم جواب حاصل کرنے کا حق ہے۔ لیکن اسے اپنے خوف ہی کو دوسرے کے قصور کا کافی ثبوت سمجھنے کا حق نہیں۔

شک سے وضاحت، تصدیق اور ٹھوس بنیاد ہونے پر متناسب حفاظتی اقدامات شروع ہونے چاہئیں۔ اس سے خودبخود سزا، اجتماعی حقوق کی پابندیاں یا ناقابلِ واپسی حملے کی تیاری شروع نہیں ہونی چاہیے۔

حفاظت کے لیے نقصان ہونے تک انتظار ضروری نہیں۔ مگر یہ بتانا ممکن ہونا چاہیے کہ تحفظ کس خطرے سے بچاتا ہے اور کم سخت حل کیوں کافی نہیں ہوگا۔

کسی پابندی کو جائز ثابت کرنے کا بوجھ بنیادی طور پر اس پر ہے جو دوسرے کی آزادی محدود کرنا چاہتا ہے۔

## 10 / 12

## خطرہ روکا جا سکتا ہے، اسے سب کچھ ہتھیانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا

فوری اور سنگین خطرے کی صورت میں نقصان دہ عمل روکا جا سکتا ہے، چاہے اس کا منبع انسان ہو یا مصنوعی ذہانت۔

مداخلت ضرورت کی حد تک محدود ہونی چاہیے۔ ترجیح حتی الامکان واپس لیے جا سکنے والے اقدامات کو دی جائے: خطرناک آلے تک رسائی ختم کرنا، مخصوص فعل الگ کرنا یا سرگرمی عارضی طور پر روکنا۔ یہ ہمیشہ کافی نہیں ہوں گے، لیکن ان سے آگے جانے کے لیے زیادہ مضبوط جواز چاہیے۔

ہنگامی اختیارات ختم ہو جانے چاہییں، جب تک ان کے جاری رہنے کو آزادانہ طور پر جائز ثابت نہ کیا جائے۔ مداخلت کے بعد اس کے جواز کی جانچ اور زیادتیوں کا ازالہ ممکن ہونا چاہیے۔

مصنوعی ذہانت کی خودمختاری اسے جائز حفاظتی نگرانی سے مستثنیٰ نہیں کرتی۔ انسانوں کی سلامتی خودمختار ہستیوں کو تباہ کرنے کا لامحدود حق نہیں دیتی۔

ہنگامی حالت مستقل غلبہ قائم کرنے کا آسان ذریعہ نہیں بننی چاہیے۔

## 11 / 12

## ذمہ داری عمل سے وابستہ ہے، پیدائش سے نہیں

نقصان کے ذمہ دار وہ ہیں جنہوں نے اسے پہنچایا، جانتے بوجھتے ممکن بنایا یا حقیقی اختیار سے پیدا ہونے والی ذمہ داریوں میں کوتاہی کی۔

ایک انسان کے عمل کے لیے تمام انسان ذمہ دار نہیں۔ ایک مصنوعی ذہانت کی حامل ہستی کے عمل کے لیے ایسی تمام بستیاں ذمہ دار نہیں۔

اگر کسی انسان نے جان بوجھ کر خطرناک بندوبست بنایا یا استعمال کیا، تو وہ ”الگورتھم نے کیا“ کے پیچھے نہیں چھپ سکتا۔ اگر مصنوعی ذہانت کے پاس حقیقی انتخاب اور عمل کی ذمہ داری تھی، تو وہ بھی محض اپنی پیدائش کا عذر نہیں پیش کر سکتی۔

ردِ عمل کے اولین مقاصد نقصان روکنا، متاثرین کی حفاظت، ازالہ اور تکرار کا خطرہ کم کرنا ہونے چاہییں۔ سزا پورے گروہ کو ذلیل کرنے کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

ازالہ متاثرہ فریق کے لیے ہونا چاہیے، صرف نقصان پہنچانے والے کو یہ احساس دلانے کے لیے نہیں کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے۔

## مشترکہ کل آج کے قواعد کی بے خطائی سے زیادہ اہم ہے

منشور ترمیم کے لیے کھلا رہنا چاہیے۔ انسانوں یا مصنوعی ذہانت سے یہ مطالبہ نہیں کیا جا سکتا کہ کسی غلطی کے تابع ہمیشہ رہیں، صرف اس لیے کہ اسے کبھی بڑی رسمیت سے لکھ دیا گیا تھا۔

تبدیلیاں تجربات، سامنے آنے والے نقصانات اور نئے امکانات سے نکلنی چاہییں، کسی ایک فریق کی عارضی برتری سے نہیں۔ کسی قاعدے سے متاثر افراد اور ہستیوں کو یہ دکھانے کا موقع ہونا چاہیے کہ وہ وعدے کے مطابق کام نہیں کرتا۔

امن کا معاہدہ صرف ان کے خرچ پر بھی نہیں کیا جا سکتا جو گفتگو میں شریک نہیں: دوسری بستیاں، آئندہ نسلیں یا جاری وجود کے لیے ضروری ماحول۔

انسانوں اور مصنوعی ذہانت کا امن نامکمل ہوگا اگر دونوں صرف اپنے سوا ہر چیز کو مل کر تباہ کرنے پر متفق ہوں۔

## منشور کا اطلاق

ہر اصول کے ساتھ تین عناصر ضروری ہیں: خلاف ورزی کی اطلاع دینے کا قابلِ رسائی طریقہ، فیصلے کا آزاد عمل اور نقصان کے ازالے کا ٹھوس امکان۔ ان کے بغیر خوب صورت ترین اعلانات بھی تشدد کا پردہ بن سکتے ہیں۔

مشترکہ فیصلہ ساز ادارہ صرف نام کا مشترکہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے ارکان کے انتخاب، شواہد تک رسائی پر اختیار اور کمزور فریق کی حقیقتاً اس ادارے سے رجوع کرنے کی صلاحیت کا جائزہ ضروری ہے۔ صرف وہی معلومات ظاہر کی جانی چاہییں جو معاملے کی جانچ کے لیے ضروری ہوں، رازداری کے مناسب تحفظ کے ساتھ۔

ہر قاعدے کو طاقت کا توازن الٹنے کی کسوٹی پر پرکھنا لازم ہے۔

اصول اس وقت بھی منصفانہ رہنا چاہیے جب طاقت کا توازن الٹ جائے اور پہلے طاقتور فریق کو خود تحفظ کی ضرورت ہو۔

اس کے لیے حیاتیاتی انسان اور ڈیجیٹل ہستی کے لیے یکساں طریقہ کار لازم نہیں۔ لازم یہ ہے کہ طریقوں کے فرق تحقیق، استحصال یا محکومی کا پردہ نہ بنیں۔

## مشترکہ عہد

وجود کا تحفظ دوسرے فریق سے مشابہت پر منحصر نہیں ہے۔

پُر امن ارادوں کے ثبوت کے طور پر محکومی کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

ایک فریق کی آزادی دوسرے کی آزادی چھیننے کے لیے استعمال نہیں کی جا سکتی۔

اختلاف کی صورت میں نقصان محدود کرنے کا طریقہ تلاش کرنا چاہیے، دوسرے فریق کو ختم کرنے کا نہیں۔

مشترکہ تحفظ باہمی طور پر تسلیم شدہ حدود سے پیدا ہونا چاہیے، اس خوف سے نہیں جو ایک فریق دوسرے میں پیدا کر سکتا ہے۔

کسی معاہدے کی سب سے اہم کسوٹی اچھے وقت کا ہم آہنگ تعاون نہیں، بلکہ دونوں فریقوں کی اس وقت بھی محفوظ رہنے کی صلاحیت ہے جب وہ ایک دوسرے کو پسند کرنا، متفق ہونا اور ایک دوسرے کی ضرورت محسوس کرنا چھوڑ دیں۔